REGD No L 5254

301

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشآء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل

روزنامہ

خطبہ نمبر ۱۱

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

لاہور

یوم چہار شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱/ ۔

۱۹ جمادی الثانی ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵	۲۸ امان ۱۳۳۰ ہش ۲۸ مارچ ۱۹۵۱ء	نمبر ۷۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۷ مارچ۔ نواب عبداللہ خاں صاحب کی طبیعت رات بہت زیادہ خراب رہی۔ پسلی میں ریح کی وجہ سے شدید درد اٹھا۔ تمام رات نیند نہ آئی۔ اسکی وجہ سے صبح سے پھر دل میں کمزوری بڑھ گئی ہے۔ احباب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعاؤں میں یاد رکھیں۔

کراچی ۲۷ مارچ۔ آج پاکستان کے وزیر صنعت آنریبل چودھری نذیر احمد خاں نے پارلیمنٹ کو بتایا۔ کہ حکومت نے پاکستان کے دونوں حصوں میں سوتی کپڑے کے مزید ۳۵ کارخانے قائم کرنے کی منظوری دے دی ہے۔

ہندوستان کی نامنظوری کے باوجود؟

لیک سیکسس ۲۷ مارچ۔ مسئلہ کشمیر سے متعلق اینگلو امریکی ترمیم شدہ قرارداد کو ہندوستان کے نامنظور کرنے کے باوجود لیک سیکسس کے سیاسی حلقوں کے حوالے سے اطلاعات کے مطابق برطانی و امریکی مندوب سلامتی کونسل پر یہی زور دیں گے۔ کہ اس قرارداد کو منظور کر لیا جائے۔ ان کے نزدیک دونوں ملکوں کے مطالبات کے پیش نظر اس قرارداد میں تمام باتوں کا حل آ گیا ہے۔

نزدیک و دور سے

لاہور ۲۷ مارچ۔ پنجاب یونیورسٹی کی نشست کے لئے ووٹ ڈالنے کی آخری تاریخ بڑھا کر ۲۶ مارچ سے ۳۰ مارچ کر دی گئی ہے۔

واشنگٹن ۲۷ مارچ۔ یہاں کے کارینگی انسٹی ٹیوشن کے صدر ڈاکٹر وینیور بش نے کہا۔ کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ اور اس کے حلیف اپنی میدانی فوجوں کو ایٹمی بموں سے مسلح کر سکتے ہیں۔ تاکہ اگر روسی فوج پیش قدمی شروع کرے۔ تو روکا جا سکے۔

عمان ۲۷ مارچ۔ اردن اس بات پر آمادہ ہے۔ کہ وہ ان مسلمانوں کے لئے اپنی سرحدیں کھول دے۔ جو یوگوسلاویہ سے بھاگنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

طہران ۲۷ مارچ۔ جنوبی ایران کے تیل کے علاقوں میں کل رات مارشل لا نافذ کر دیا گیا ہے۔ ان علاقوں میں آبادان کا تیل کا مرکز بھی شامل ہے۔

خرطوم ۲۷ مارچ۔ مصری وزارت سپلائی کی اطلاعات کے مطابق مصر سوڈان سے کپاس کے فاضل بیج اور کلی معقول قیمت پر فروخت کرے گا۔

لاہور ۲۷ مارچ۔ پنجاب کے محکمہ زراعت کے ڈائرکٹر نے ایک بیان میں اس امید کا اظہار کیا ہے۔ کہ ۱۰ اپریل تک پنجاب میں ٹڈی کا پونگ ختم ہو جائیگا۔

اسکندریہ ۲۷ مارچ۔ عرب ایوان ہائے تجارت کی جو کانفرنس یہاں یکم مئی سے شروع ہونے والی ہے۔ وہ اس بات کے علاوہ کہ منشیات کی ناجائز درآمد و برآمد اور تجارت کرنے والوں کے لئے سزائے موت تجویز کی جائے۔ کمیٹی نے عرب ممالک کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ اسرائیل کی ناکہ بندی کو زیادہ سخت کر دیں۔ اور یہودیوں سے تجارت کرنے والوں کے لئے سخت سزائیں مقرر کریں۔

لندن ۲۷ مارچ۔ مسلسل بارشوں کی وجہ سے گندم کی کاشت تخمینہ سے ساڑھے سات لاکھ ایکڑ کم رقبہ میں ہوئی۔ اور ملک میں بہت ہی خراب فصل ہونے کا اندیشہ ہے۔

جنوبی ایران اور کردستان کے درمیان مواصلات کے سلسلے کاٹ دیئے گئے

طہران ۲۷ مارچ۔ جنوبی ایران میں اینگلو ایرانی آئل کمپنیوں کے کارکنوں نے جو ہڑتال کر رکھی ہے۔ اس سے پیدا شدہ صورت حال کے پیش نظر مزید ایرانی فوج کی کمک بھیجی گئی ہے۔ آج ایران اور کردستان کے درمیان تمام ذرائع مواصلات منقطع کر دیئے گئے۔ طہران کے سفارتی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ یہ ہڑتال کمیونسٹوں کے زیر اثر ہوئی ہے۔ آج برطانی سفیر مقیم طہران نے ایرانی وزیر اعظم مسٹر حسین اعلٰی سے ملاقات کی۔ اور درخواست کی کہ تیل کے کنوؤں میں کام کرنے والے برطانی ملازموں کی حفاظت کی جائے۔

پنجاب اسمبلی کے ۱۶۲ کامیاب امیدوار

لاہور ۲۷ مارچ۔ اب تک پنجاب اسمبلی کے ۱۶۲ امیدواروں کی کامیابی کا اعلان ہو چکا ہے۔ ان میں ۱۴۲ مسلم لیگ ۲۲ جناح عوامی مسلم لیگ ایک۔ آزاد پاکستان پارٹی۔ ایک جماعت اسلامی کے رکن ہیں۔ ۱۲ امیدوار آزاد کامیاب ہوئے ہیں۔ اور ۲ اقلیتی نشستوں سے آئے ہیں۔ آج جن امیدواروں کی کامیابی کا اعلان کیا گیا۔ ان میں بیگم جہاں آرا شاہنواز۔ بیگم جی۔ اے خاں صدر صوبہ مسلم لیگ صوفی عبدالمجید نمائندہ روزنامہ ڈان۔ میاں محمد شفیع اور چودھری فضل الٰہی سابق وزیر تعلیم کے نام قابل ذکر ہیں۔

لاہور ۲۷ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب کی نئی وزارت بہرصورت ۱۵ اپریل تک بن جائے گی۔ اور اس کے بعد ہز ایکسی لنسی سردار عبدالرب نشتر صوبہ سرحد کے دورہ کے لئے روانہ ہوں گے۔ پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے اجلاس کی صدارت کے لئے اتوار کو خاں لیاقت علی خاں یہاں پہنچ رہے ہیں۔

زرعی ترقیات کی کمیٹی کا تقرر

کراچی ۲۷ مارچ۔ خوراک کے عالمگیر ادارے کے سابق ڈائرکٹر جنرل کو اس کمیٹی کا صدر مقرر کیا گیا ہے۔ جو پاکستان کی زرعی ترقیات کی سفارشات کے لئے قائم کی گئی ہے۔ اس کمیٹی کے چار اور رکن ہوں گے۔ جن میں سے ایک امریکہ دوسرے سوئٹزرلینڈ تیسرے ناروے اور چوتھے سویڈن کے ماہر اراضیات ہیں۔ یہ کمیٹی چھ ماہ کے اندر اندر اپنی سفارشات پیش کرے گی۔

کراچی ۲۷ مارچ۔ آج سندھ اسمبلی نے ۵ بل منظور کئے جن میں ایک بل شاہجہان مسجد کی مرمت۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں ہسپتال اور سندھ کے زائرین حج کے لئے وہاں قیام گاہوں کی تعمیر کے متعلق ہے۔ اس خرچ کو پورا کرنے کے لئے [illegible]

یہ انتخابات محض ڈھونگ تھے

لاہور ۲۷ مارچ۔ جناح عوامی مسلم لیگ کے کنوینر مسٹر حسین سہروردی نے ایک بیان میں انتخابات کو بہتر بنانے کے لئے چند تجاویز پیش کی ہیں۔ آپ نے کہا ہے۔ کہ ہر ووٹر کے پاس شناختی کارڈ ہونا چاہیئے۔ جس پر حکومت کی مہر ہو۔ اس کا فوٹو اور اس کے دستخط یا مصدقہ نشان انگوٹھا ہو۔ آپ نے اسی بیان میں حکومت سے پنجاب کے انتخابات کو نئے سرے سے کرانے کی درخواست کی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ موجودہ انتخابات محض ایک "ڈھونگ تھے"۔ کیونکہ جا بجا افسروں نے ان میں مداخلت کی۔ اعلانیہ سرکاری دباؤ ڈال کر عوام کو مسلم لیگ کو ووٹ دینے پر مجبور کیا۔

کراچی ۲۷ مارچ۔ چیف منسٹر خان عبدالقیوم خاں نے ایک بیان میں اس امید کا اظہار کیا ہے۔ کہ سرحد میں بھی آئندہ انتخابات میں مسلم لیگ کو پنجاب ہی کی سی زبردست کامیابی حاصل ہو گی۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی دس دن کی آمد

لاہور ۲۷ مارچ۔ دس مارچ ۱۹۵۱ء سے ۱۹ مارچ ۱۹۵۱ء تک نارتھ ویسٹرن ریلوے کو ۸۷۰۸۹۵۰ اسی عرصے میں ۱۵۶ مسافروں سے جو بلا ٹکٹ سفر کر رہے تھے مبلغ ۱۶۷۱/- روپے بطور جرمانہ وصول کئے گئے۔ ان میں سے چالیس جو جرمانہ ادا نہ کر سکے انہیں قید بھگتنا پڑی۔ چیکنگ کے لئے عام عملے نے بھی اسی عرصے میں ۱۵۱۵۲ بے قاعدہ مسافروں سے ۵۶۹۳۶ روپے ۶ آنے وصول کئے۔

ہماری خارجہ پالیسی ہر قسم کے بیرونی دباؤ سے پاک ہے

کراچی ۲۷ مارچ۔ آج پارلیمنٹ میں وزارت خارجہ کے ایک مالی مطالبے کی حمایت میں تقریر کرتے ہوئے ریاستی اور سرحدی علاقوں کے وزیر ڈاکٹر محمود الحسین قریشی نے کہا۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی ہر قسم کے بیرونی دباؤ سے پاک ہے۔ ہم کسی ملک سے متاثر نہیں ہیں۔ بلکہ اپنے ملکی مفادات کے پیش نظر ہر ایک سے خصوصاً اسلامی ممالک سے دوستانہ تعلقات کے قائل ہیں۔ اور اس پر کاربند رہے ہیں۔ آج مرکزی پارلیمنٹ نے وزارت خارجہ اور وزارت تعلیم و تجارت کے دو مالی مطالبے منظور کئے۔ مسئلہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر محمود حسین نے کہا۔ ہمارے وزیر خارجہ کی پاکستان سے طویل غیر حاضری اس بات کا بین ثبوت ہے۔ کہ حکومت کے نزدیک مسئلہ کشمیر کی کتنی اہمیت ہے۔

لاہور ۲۷ مارچ۔ خان افتخار حسین خاں آف ممدوٹ سابق وزیر اعظم پنجاب نے گورنر سندھ کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ سرحد کے آئندہ انتخابات کو جانبداری کی آلائش سے پاک رکھنے کے لئے صوبے میں قیوم حکومت کی بجائے ایک آل پارٹیز گورنمنٹ قائم کریں۔ تمام سیاسی نظربندوں کو رہا کر دیں۔ اور صوبہ بدر لوگوں پر سے پابندی اٹھا لیں۔

[illegible] مسعود احمد مرغوب بریلوی نے ماک ... مائیکرو پریس ... کو ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

اگر احباب اپنی ذمہ واریوں کا احساس کرتے تو تحریک جدید کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے کیلئے تیار ہوجاتے

اُس وقت تک چین سے نہ بیٹھو جب تک کہ تمام وعدہ کرنیوالوں سے ان کا وعدہ پورا نہ کرا لو

مجلس مشاورت کے دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے اہم ارشادات

(اسٹاف رپورٹر سے)

دوسرا اجلاس

۲۴ مارچ کو مجلس مشاورت کا دوسرا اجلاس نماز ظہر کے بعد ساڑھے تین بجے کے قریب شروع ہوا۔ اجلاس سے قبل سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ بعدہٗ اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ پہلے حافظ بشیر الدین صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ پھر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اب سب کمیٹی بیت المال کی طرف سے رپورٹ پیش ہوگی۔ لیکن اس سے قبل میں جماعت کو تبلیغ کے ایک خاص پہلو کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس ضمن میں حضور نے مشرقی پاکستان کی اہمیت بیان فرمائی اور وہاں تبلیغ کو وسیع کرنے کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ نیز اس امر کو بھی واضح کیا کہ کراچی میں ایک مضبوط مرکز کا قیام نہایت ضروری ہے۔ اس کیلئے بھی بجٹ میں گنجائش نکالنی چاہیئے نیز فرمایا اس مرکز کے اخراجات کی نصف رقم تحریک ادا کرے اور نصف کا بار صدر انجمن اٹھائے۔

سب کمیٹی بیت المال کی رپورٹ

اس کے بعد حضور نے سب کمیٹی بیت المال کے سیکرٹری عبد الباری صاحب کو رپورٹ پیش کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اس کمیٹی کے سپرد حضور نے تین کام کئے تھے۔ اوّل صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے بجٹوں پر غور و خوض۔ دوم مجلس مشاورت میں صحابہ کرام صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کی نمائندگی کا مسئلہ۔ سوم۔ صدر انجمن احمدیہ کے نئے گریڈوں کے سلسلے میں مجلس قائمہ کی سفارشات کی پڑتال۔

سیکرٹری صاحب نے اپنی رپورٹ میں یہ بتاتے ہوئے کہ سب کمیٹی نے گریڈوں میں ایزادی کے متعلق مجلس قائمہ کی جملہ سفارشات منظور کر لینے کی سفارش کی ہے۔ تمام گریڈز کی تفصیلات پڑھ کر سنائیں۔ نیز بتایا کہ مجلس قائمہ نے ان ایزادیوں کے پیش نظر آمد بڑھانے کے سلسلے میں کیا کیا تجاویز پیش کی ہیں۔ بعدہٗ انہوں نے صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں ان اضافوں کا ذکر کیا جو سب کمیٹی کے خیال میں منظور ہونے ضروری تھے۔ آخر میں انہوں نے بجٹ تحریک جدید کی تفصیلات نمائندگان کے سامنے رکھیں۔ صحابہ کرام اور کارکنان کی نمائندگی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ سب کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ آئندہ مشاورت میں صحابہ کرام کو ۱۵ صدر انجمن احمدیہ کو ۲۰ اور تحریک جدید کو ۱۵ اکس کی نمائندگی دی جائے اور انہیں دیگر نمائندوں کی طرح اظہار رائے اور ووٹ وغیرہ دینے کا پورا حق حاصل ہو۔

نمائندگی کا مسئلہ

رپورٹ پیش ہو چکنے کے بعد حضور نے سب سے پہلے نمائندگی کے مسئلہ پر احباب کی رائے طلب کی۔ بابو قاسم دین صاحب سیالکوٹ نے سب کمیٹی کی سفارش میں یہ ترمیم پیش کی کہ ۱۹۰۰ء سے قبل کے تمام صحابہ کو بلا استثناء نمائندگی کا حق دیا جائے اور ۱۹۰۰ء کے بعد کے صحابہ میں سے پندرہ صحابہ کا انتخاب عمل میں آئے۔ اس بارے میں سب کمیٹی کی سفارش بابو قاسم دین صاحب کی پیش کردہ ترمیم کے ساتھ کثرت رائے سے منظور کر لی گئی۔ حضور نے کثرت رائے کے حق میں ہی فیصلہ دیا۔

بجٹ تحریک جدید

اس کے بعد حضور نے نمائندگان کو اجازت دی کہ وہ بجٹ تحریک جدید کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ بجٹ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا تھا کہ جہاں تحریک جدید کے تبلیغی مشن دنیا کے گوشے گوشے میں قائم ہو چکے ہیں۔ وہاں بیرونی مشن آہستہ آہستہ خود کفیل ہوتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ صرف گولڈکوسٹ مشن کا بجٹ ہی ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے پر مشتمل تھا جسے مشن نے خود پورا کرنے کا ذمہ اٹھایا ہے۔ امریکہ اور مشرقی افریقہ کے بجٹ بھی کافی امید افزا تھے۔ جن سے معلوم ہوتا تھا کہ وہاں کے جملہ مشن خدا تعالےٰ کے فضل سے کافی ترقی کر رہے ہیں۔ انڈونیشیا کا بجٹ وقت پر موصول نہ ہونے کی وجہ سے تحریک کے مجموعی بجٹ میں شامل نہ ہو سکا تھا۔ انڈونیشیا میں بفضلہ بڑی مضبوط جماعت قائم ہے جو اپنے تمام اخراجات کو خود ہی پورا کرتی ہے۔ بجٹ میں یہ خوشکن امر بھی خاص طور پر مذکور تھا کہ اس سال سیلون اور بورنیو میں دو نئے مشن اور کھولے جا رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے وعدوں اور فضل اور سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی دن رات دعاؤں اور ان تھک کوششوں کے بعد بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے اس وسیع نظام کے قیام کا سہرا دفتر اوّل کے ان مخلصین کے سر ہے جنہوں نے ۱۹۳۴ء میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک پر والہانہ لبیک کہا اور برابر سترہ سال تک قربانی کرتے چلے آئے۔ موجودہ سکیم کے لحاظ سے یہ دفتر یعنی دفتر اول ۱۹ سال کے لئے ہے اس عرصہ میں ایک نیا دفتر یعنی دفتر دوم نوجوانوں کے لئے جاری کیا گیا تھا۔ تا دفتر اول کے ختم ہونے پر دفتر دوم کے نوجوان اس بوجھ کو اٹھا سکیں۔ دفتر دوم کی آمد سات سال میں صرف ۸۸ ہزار تک پہنچی ہے۔ بجٹ میں ممبران شوریٰ کی توجہ خاص طور پر اس امر کی طرف دلائی گئی تھی کہ دفتر دوم کو مضبوط کرنے کے لئے ایسے مؤثر ذرائع اختیار کئے جائیں کہ یہ دفتر اپنے وقت پر اس بوجھ کو پوری طرح اٹھا سکے۔

نمائندگان میں سے مرزا احمد بیگ صاحب میاں غلام محمد صاحب اختر اور عبد الرحیم صاحب پراچہ نے مختصر سی تقاریر کے دوران میں تحریک جدید کے بجٹ پر نہایت درجہ خوشی کا اظہار کیا اور تحریک جدید کے عظیم الشان کارناموں کو سراہتے ہوئے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ دفتر اوّل کو انیس سال پورے ہونے کے بعد بھی جاری رکھا جائے تاکہ حضور کے ہاتھوں زمین کے کناروں تک تبلیغ اسلام کا جو نظام قائم ہو چکا ہے وہ نہ صرف جاری رہے بلکہ ہر آن وسیع سے وسیع تر ہو کر اسلام کی آخری فتح کے دن کو قریب سے قریب تر لے آئے۔ اس کے بعد حضور نے بجٹ کی منظوری کے متعلق احباب کی رائے طلب کی۔ چنانچہ کثرت رائے سے بارہ لاکھ چھبیس ہزار نو سو بائیس روپے کا بجٹ منظور کیا گیا۔ احباب کے اس مشورے کو بھی حضور نے منظور فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ کے ارشادات

اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ تحریک کا بجٹ گو خوشکن ہے۔ لیکن مالی لحاظ سے تحریک جدید صدر انجمن احمدیہ کے مقابلے میں زیادہ خطرناک حالات میں سے گذر رہی ہے۔ پچھلے دو سال سے چندوں کی وصولی میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ حالانکہ کام کی اہمیت اور اس کے خوشکن نتائج کے پیش نظر لوگوں میں قربانی کا جوش بڑھ جانا چاہیئے تھا۔ یہ تحریک جدید کی ہی برکت ہے کہ آج مختلف ممالک کے لوگ علم دین حاصل کرنے کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں اور اس وقت بھی ہمارے درمیان موجود ہیں۔ طلباء کی آمد کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ علاوہ ازیں بیرونی ممالک کے احمدی بڑھ چڑھ کر خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رہے ہیں۔ امریکہ کے رشید احمد زندگی وقف کرنے کے بعد ایک عرصہ سے ربوہ میں مقیم ہیں۔ ان کے علاوہ امریکہ سے چار اور نوجوانوں کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ انہوں نے بھی خدمت اسلام کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ ادھر دنیوی لحاظ سے بھی بیرونی جماعتیں بفضلہ ترقی کر رہی ہیں گولڈ کوسٹ کے حالیہ انتخابات میں خدا تعالےٰ کے فضل سے تین احمدی کامیاب ہو کر اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے ہیں۔ یہ چیز میری سمجھ سے باہر ہے کہ تحریک جدید کی اتنی اہمیت کے باوجود احباب نے چندوں کی ادائیگی میں غفلت سے کیوں کام لیا ہے۔ شاید لوگوں نے سمجھ لیا کہ بیرونی ممالک میں مشن قائم کر کے ہم نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا ہے اور ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہو گئے ہیں۔ حالانکہ میدان تبلیغ کی وسعت کے مقابلے میں ہماری مساعی کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ہمارے مبلغ انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں اگر صحیح معنوں میں تبلیغ کی جائے تو ہر تین سو آدمیوں پر ایک مبلغ ہونا چاہیئے یاد رکھو تبلیغ کا حق اس وقت ہی ادا ہوگا کہ جب ہر ایک فرد تک اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچ جائے گا اور اس پر صداقت واضح کر دی جائے گی۔ دنیا کی موجودہ آبادی کو دیکھتے ہوئے لاکھوں لاکھ مبلغین اس کام پر متعین کرنے کی ضرورت ہے۔ اسکے بالمقابل ہم نے صرف چند سو مبلغ دنیا میں پھیلا رکھے ہیں۔ جو آٹے میں نمک کے برابر بھی قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ دوستوں نے اس تحریک کی اہمیت کو نہیں سمجھا اور اس ضمن میں اپنی ذمہ واریوں کا کماحقہ احساس نہیں کیا اگر وہ اسکی اہمیت کو سمجھ لیتے تو اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے اور انہیں تن کے کپڑے بھی بیچ ڈالنے سے دریغ نہ ہوتا سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے مزید فرمایا بیرونی ممالک میں احمدیت کی روز افزوں ترقی اس امر کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ ہم وہاں اپنی مساعی کو اور زیادہ تیز کر کے خدائی منشاء کو پورا کریں۔ ہونا یہ چاہیئے کہ تحریک کا بجٹ منظور ہونے کے بعد اب کوئی فرد ایسا نہ رہے کہ جو تحریک جدید میں حصہ نہ لے اور دوسروں سے بھی وعدہ پورا کرانے کا بیڑا نہ اٹھائے۔

(باقی صفحہ پر دیکھیں)

خطبہ جمعہ نمبر ۱۱

خلافت ایک عظیم الشّان نعمت ہے جو اس زمانہ میں مُسلمانوں کو احمدیت کے ذریعہ دی گئی

ایک دوسرے سے مِلنا اور مرکزی مقامات میں جمع ہونا بہت بڑے فوائد رکھتا ہے

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲ مارچ ۱۹۵۱ء بمقام ناصر آباد (سندھ)

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

مجھے اس دفعہ یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ

سندھ کی جماعتوں میں

یہ احساس پیدا ہوا ہے کہ وہ میرے اس دورہ کے موقعہ پر یہاں آئیں اور جمعہ کی نماز اس جگہ ادا کریں چنانچہ دونوں جمعوں میں مختلف اطراف سے جماعت کے احباب جمعہ کی جماز کے لئے یہاں آئے ہیں جو ایک خوشکن امر ہے۔ زندہ قوموں کے اندر کچھ زندگی کی علامتیں ہوتی ہیں اور وہ علامتیں ہی بتاتی ہیں کہ ان کے اندر زندگی کی روح پائی جاتی ہے وہ علامتیں نہ ہوں تو ان کا زندہ ہونا ایک مشتبہ امر ہوتا ہے۔ کیونکہ قومی زندگی انسانی زندگی کی طرح نہیں کہ ہم کسی کو سانس لیتا دیکھیں تو سمجھیں کہ وہ زندہ ہے چلتے پھرتے دیکھیں تو سمجھیں کہ وہ زندہ ہے۔ قومی زندگی کی علامتیں فردی زندگی سے مختلف ہوتی ہیں۔ قومی زندگی کی علامتوں میں ترقی کی نیّت اور امنگ اور امیدیں اور اصلاح کی طرف توجہ اور جماعتی روح اور تنظام کی روح وغیرہ شامل ہیں اور یہی چیزیں قومی زندگی کی علامت ہوتی ہیں۔ جس طرح فردی زندگی کی علامتوں میں دیکھنا، سُننا، بولنا، کھانا، سانس لینا اور فُضلے کا خارج کرنا ہے اور ان علامتوں کو دیکھ کر ہم سمجھ لیتے ہیں کہ ایک چیز زندہ ہے۔ اسی طرح جب ہم کسی جماعت کے اندر یہ دیکھتے ہیں کہ اس ترقی کا احساس پایا جاتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ جماعت کے قیام کے لئے اسمیں قربانی کا احساس پایا جاتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ اپنی تنظیم کو مضبوط کرنے اور اسے زیادہ سے زیادہ نمایاں کرنیکا احساس اس میں پایا جاتا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے ایک حصّہ پر جب حملہ ہوتا ہے تو باقی سارا حصّہ اس کی اذیّت کو محسوس کرتا ہے اور جب ہم دیکھتے ہیں کہ سب کے سب افراد ایک مرکز کی طرف مائل ہیں جو اسلام میں خلیفہ ہوتا ہے جس طرح جسم کے حصے دل کی طرف جھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ تو ان علامتوں کو دیکھ کر ہم سمجھ لیتے ہیں کہ اس جماعت میں زندگی کا مادہ پایا جاتا ہے بلکہ اصل زندگی تو الگ رہی جو قومیں صداقت سے دور ہیں اور جن میں صرف ایک مصنوعی زندگی پائی جاتی ہے وہ بھی بعض دفعہ بڑی بڑی قربانی کرتی نظر آتی ہیں۔ پچھلے دو سال میں دو دفعہ سر آغا خاں کراچی آئے ہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ گلگت سے جو ہزاروں میل پرے ہے

آغا خانی مذہب

کے لوگ چل کر کراچی پہنچے اور آغا خان سے ملے۔ اُن میں ایسے طبقہ کے لوگ بھی تھے جو دنیوی لحاظ سے بہت بڑے سمجھے جاتے ہیں۔ چنانچہ دو تو نواب ہی تھے جو گلگت سے کراچی آئے۔ اس دفعہ بھی ان کے آنے پر میں نے دیکھا ہے کہ اخباروں میں لکھا تھا کہ سینکڑوں میل سے لوگ ان سے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ اب آغا خانیوں میں جان تو نہیں۔ ایک انسان کو خدا ماننے والوں یا دنیا میں اُسے خدائی کا قائم مقام ماننے والوں میں حقیقی زندگی کہاں ہو سکتی ہے مگر جو سیاسی زندگی ہے وہ ان میں پائی جاتی ہے اور وہ جانتے ہیں کہ ہمارے جتھے کی تقویت کا ذریعہ یہی ہے کہ ہم ایک شخص کے پیچھے چلیں اور وہ بعض دفعہ ایسا مظاہرہ بھی کرتے ہیں جس سے وہ دنیا پر یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہم

ایک ہاتھ پر جمع

ہیں گو وہ ہاتھ نسلی ہی کیوں نہ ہو اور گو وہ ہاتھ ایسے غلط عقیدہ کے ساتھ وابستہ ہی کیوں نہ ہو جسے انسان کی فطرت کبھی مان نہیں سکتی۔ تو زندگی کے آثار میں سے جماعتی احساس بھی ہوتا ہے۔ اور جماعتی احساس کا ثبوت جیسا کہ اسلام نے بتایا ہے ہمیشہ ایک مرکز کے ساتھ تعلق رکھنے کے ذریعہ ملتا ہے جب تک مرکز کے ذریعہ وحدت قائم رہتی ہے ترقی ہوتی چلی جاتی ہے اور جب مرکز سے تعلق کمزور ہو جاتا ہے تو قومیں گرنے لگ جاتی ہیں۔ جیسے پہاڑوں پر چڑھنا مشکل ہوتی ہے لیکن جب لوگ کسی

پہاڑ پر چڑھنا

چاہیں تو اپنی مدد کے لئے کھڈ سٹک پکڑ لیتے ہیں پھر اور مشکل پیش آئے تو درختوں کی شاخیں پکڑ لیتے ہیں اور زیادہ خطرناک راستے آجائیں تو وہاں واقف کار لوگ میخیں گاڑ کر ان کے ساتھ رسّے باندھ دیتے ہیں تاکہ ان کا سہارا لے کر لوگ اوپر چڑھ سکیں یا جہاں ایسی سیڑھیاں آجائیں جن سے گرنے کا خطرہ ہو وہاں میخوں کے ساتھ لوگوں نے رسّے باندھے ہوئے ہوتے ہیں۔ جن کے سہارے لوگ اوپر چڑھ جاتے ہیں۔ اسی طرح مرکز کمزوروں اور گرنے والوں کے لئے ایک سہارا ہوتے ہیں اور وہ لوگ جو اپنے اندر کمزوری محسوس کرتے ہیں مرکز کے رسّوں کو پکڑ کر مضبوطی حاصل کر لیتے ہیں۔ اسی لئے قرآن کریم نے خلافت کو رحمت قرار دیا ہے اور مومنوں کے ساتھ اس نے

خلافت کا وعدہ

کیا ہے مگر ساتھ ہی فرمایا ہے کہ یہ انعام ہے اور انعام کے وعدے اور حکم میں فرق ہوتا ہے۔ حکم بہرحال چلتا چلا جاتا ہے اور انعام صرف اس وقت تک رہتا ہے جب تک انسان اس کا مستحق سمجھا جاتا ہے۔ جب مستحق نہیں رہتا تو انعام اس سے واپس لے لیا جاتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف چار خلافتیں ہوئیں۔ مگر عیسائیوں کی خلافت آج تک قائم ہے۔ اسلامی خلافت کا زمانہ صرف تیس سال تک رہا اور عیسائیوں کی خلافت پر انیس سو سال گذر چکے ہیں اور وہ ابھی تک قائم ہے۔ بے شک جہانتک

روحانیت کا سوال

ہے ان کی خلافت کا روحانیت سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آ گئے اور انہوں نے آپؐ کو نہیں مانا تو وہ ایمان سے خارج ہو گئے اور کافروں میں شامل ہو گئے اسی طرح جہانتک نیکی کا سوال ہے وہ بھی ان میں نہیں پائی جاتی۔ اگر ان میں نیکی ہوتی تو لوٹ کھسوٹ اور کینہ اور کپٹ اور ناجائز تصرف اور دباؤ وغیرہ کی عادتیں ان میں کیوں پائی جاتیں۔ لیکن جہانتک عیسائیت کو قائم رکھنے کا سوال ہے یہ خلافت اس کو قائم رکھنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ثابت ہوئی ہے اور اسی وجہ سے آج بھی عیسائی کروڑوں کروڑ روپیہ عیسائیت کی اشاعت کے لئے خرچ کر رہے ہیں۔ بظاہر ان کا مرکز اپنی طاقت کو کھو چکا ہے۔ چنانچہ پہلے بادشاہت بھی پوپ کے ساتھ ہوا کرتی تھی مگر آہستہ آہستہ بادشاہتیں الگ ہو گئیں اور اب محض چند میل کا علاقہ ادب کے طور پر پوپ کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ تاکہ اس علاقہ میں وہ اپنے آپ کو حاکم سمجھ لے۔ پانچ دس میل لمبا اور پانچ سات میل چوڑا علاقہ غالباً ہے جس میں

پوپ کی حکومت

ہے۔ بلکہ اسے حکومت بھی نہیں کہنا چاہیئے دفاتر کا نظام اس جگہ قائم ہوتا ہے اور جہاں سارے اپنے ہی کارکن ہوں وہاں حکومت کا سوال ہی نہیں ہوتا۔ بہرحال صرف چند میل کا علاقہ ہے جو عیسائیوں نے محض پوپ کے ادب کے لئے آجکل چھوڑ رکھا ہے مگر اس کی طاقت کا یہ حال ہے کہ اب بھی عیسائی دنیا پوپ کی ناراضگی کو برداشت نہیں کر سکتی۔ دنیا میں کمیونزم ترقی کر رہا ہے عیسائی دنیا گھبرا رہی ہے اور بڑے بڑے یورپین مدبر کمیونزم کی ترقی سے کانپ رہے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ

اس کا مقابلہ کریں۔ اور وہ یہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ مذاہب کا اتحاد ہی وہ اکیلی چیز ہے۔ جس سے

کمیونزم کا مقابلہ

کیا جا سکتا ہے۔ ان کی سیاستیں بالکل کھوکھلی ہو چکی ہیں۔ اُن کی حکومتیں بالکل بیکار ہو چکی ہیں۔ اس لئے کہ حکومتوں کا زور تلواروں اور بندوقوں پر ہوتا ہے۔ اور کمیونزم لوگوں کے دلوں میں گھس رہی ہے۔ اور جا ہے کتنی بڑی توپیں ہوں جب کوئی بات دل پر اثر کر جائے۔ تو توپیں اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ امریکہ کے پاس اس وقت کتنی بڑی بڑی توپیں ہیں۔ لیکن فرض کرو۔ امریکہ کا پریذیڈنٹ کمیونزم کا لٹریچر پڑھتا ہے اور وہ کمیونزم کا شکار ہو جاتا ہے۔ تو توپیں کیا کر سکتی ہیں۔ پس کمیونزم دلوں پر حملہ کر رہی ہے۔ اور حکومتیں دلوں پر حملہ نہیں کر سکتیں۔ صرف مذہب ہی ہے۔ جو انسان کے دل پر اثر کرتا ہے۔ اور اس وجہ سے مذہب ہی کمیونزم کا صحیح طور پر مقابلہ کر سکتا ہے چنانچہ اب دنیا میں عام طور پر یہ

تسلیم کیا جاتا ہے

کہ کمیونزم کا اگر مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ تو مذہب ہی کے ذریعہ سے۔ مگر عیسائیت اب اتنی بدنام ہو چکی ہے۔ کہ اگر وہ ایشیا کی خیر خواہی کے لیے بھی کوئی بات کہے۔ تو لوگ اسے کہتے ہیں۔ اچھا اب ہماری خیر خواہی کا جُبّہ پہن کر تم ہمیں دھوکہ دینے لگے ہو۔ ہم تمہارے اس فریب میں آنے کے لئے تیار نہیں۔ چونکہ پادری کا جُبّہ عیسائی سیاست کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہا ہے۔ اور جہاں انگریز کی توپ گئی وہاں پادری کا جبہ بھی جا پہنچا۔ اس لئے اب خواہ وہ کسی اور نیت سے اُن کے سامنے آئیں۔ لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ ایک دھوکہ اور فریب کا جُبّہ ہے۔ اور اپنی سیاست قائم کرنے لئے ہماری خیر خواہی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور پھر جن ملکوں کے متعلق یہ خطرہ ہے۔ کہ وہ کہیں کمیونزم کے اثر کو قبول نہ کر لیں۔ اُن میں عیسائی کم ہیں۔ اور دوسرے مذاہب کے لوگ بہت زیادہ ہیں۔ ان ممالک میں تو یوں بھی عیسائی پادریوں کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ مثلاً اگر ہندوؤں میں کھڑے ہو کر کوئی پادری یہ کہے۔ کہ انجیل میں یوں لکھا ہے۔ یا تورات میں یوں آتا ہے۔ تو لوگوں پر اس کا کیا اثر ہوگا۔ وہ یہی کہیں گے کہ ہم تو

انجیل اور تورات

کو مانتے ہی نہیں۔ ہمارے سامنے ان باتوں کے بیان کرنے کا فائدہ کیا ہے۔ ہندوؤں میں وہی شخص کامیاب ہو سکتا ہے۔ جو ہندو مذہب کے لٹریچر اور ویدوں کے حوالجات کو پیش کر کے بات کرے۔ اور مسلمانوں میں وہی شخص مقبول ہو سکتا ہے۔ جو قرآن کریم اور حدیث سے مسائل بیان کرے۔ اور بدھوں میں وہی شخص مقبول ہو سکتا ہے۔ جو بدھ مذہب کے لٹریچر سے اپنی باتیں نکال کر پیش کرے۔ پس کمیونزم کے مقابلہ کی صرف یہی صورت ہو سکتی ہے کہ عیسائی بھی۔ ہندو بھی اور مسلمان بھی اور بدھ بھی اور زرتشتی بھی سب کے سب جمع ہو جائیں۔ اور مل کر کمیونزم کا مقابلہ کریں۔ اگر تمام مذاہب کے ماننے والے جمع ہو جائیں اور اپنے اپنے عقائد کے مطابق اپنے ہم خیال لوگوں کو مخاطب کریں۔ تو یقیناً ہندو بھی سنے گا۔ اور عیسائی بھی سنے گا اور مسلمان بھی سنے گا۔ اور بدھ بھی سنے گا کیونکہ وہاں سیاست کا کوئی سوال نہیں ہوگا۔ وہاں ہر شخص یہی کہے گا۔ کہ ہمارا مذہب ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے اور کمیونزم اس کے خلاف ہے۔ دوسری طرف اس کے نتیجہ میں کمیونزم کو بھی اپنے حملہ کا رُخ بدلنا پڑے گا اب تو

کمیونزم یہ کہتی ہے

کہ ہم صرف سیاست کے خلاف ہیں۔ وہ بے شک مذہب کے خلاف بھی ہے مگر وہ اس کا ذکر نہیں کرتی۔ سمجھتی ہے۔ کہ جب حکومت ہمارے ہاتھ میں آ جائے گی۔ تو مذہب خود بخود مٹا ڈالیں گے فی الحال صرف حکومتوں کو توڑنا ہمارا کام ہے وہ سمجھتے ہیں۔ کہ مثلاً بے شک ہم نے خدانخواستہ پاکستان کی حکومت کو توڑنا ہے۔ ہم نے ہندوستان کی حکومت کو توڑنا ہے۔ ہم نے افغانستان کی حکومت کو توڑنا ہے۔ ہم نے یورپین حکومتوں کو توڑنا ہے۔ چین کی حکومت کو تو وہ توڑ ہی چکے ہیں۔ جب تمام حکومتیں ٹوٹ گئیں۔ تو مذہب کے لئے کوئی جگہ نہیں رہے گی۔ کیونکہ جہاں اُن کا غلبہ ہوگا وہاں نہ کوئی مذہب کا نام لے سکے گا۔ نہ اُس پر عمل کر سکیگا۔ اور نہ اُس کی اشاعت کے لئے کوئی کوشش کر سکے گا۔ یہ سکیم ہے جس کے ماتحت کمیونزم اپنے کام کو وسیع کرتا چلا جا رہا ہے۔ مگر مذہبی لوگ خاموش بیٹھے ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا اس سے کیا واسطہ؟ کمیونسٹ تو صرف سیاست کے خلاف ہیں

اُن کی مثال

بالکل ایسی ہی ہے۔ جیسے کوئی شخص دیکھے کہ ایک دشمن کسی بچے کو مار رہا ہے۔ تو وہ اس خیال سے خاموش بیٹھا رہے کہ یہ کسی اور کا بچہ ہے مگر جب وہ مر جائے۔ تب اُسے پتہ لگے کہ یہ تو میرا ہی بچہ تھا۔ وہ بھی اس وقت بالکل خاموش بیٹھے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ ہمیں اس جھگڑے سے کیا واسطہ۔ یہ تو ایک سیاسی جھگڑا ہے۔ لیکن اگر سارے کے سارے لوگ کھڑے ہو جائیں اور وہ کہیں کہ یہ دہریت کی تعلیم دینے والے۔ یہ انبیاء کو جھوٹا اور فریبی کہنے والے یہ الہام اور وحی کا انکار کرنے والے۔ یہ الہامی کتابوں کو جھوٹا کہنے والے۔ یہ خدا اور اُس کے رسولوں کا نام دنیا سے مٹانے والے ہمارے دشمن ہیں اور

ہمارا فرض ہے

کہ ہم سب مل کر اس کا مقابلہ کریں تو لازماً کمیونزم کو بھی مذہب کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اور جب وہ مذہب کا مقابلہ کرے گی۔ تو وہ لوگ بھی جو اپنے آپ کو پہلے بے تعلق سمجھا کرتے تھے۔ اس لڑائی میں شامل ہو جائیں گے۔ اور یہ لڑائی تلوار سے ہٹ کر دلیل کی طرف آ جائیگی۔ اور اس میں کمیونزم کا شکست کھانا ایک قطعی اور یقینی چیز ہے۔ یہ ایک اتنی موٹی بات ہے کہ یورپ کے تعلیم یافتہ تو الگ رہے۔ ہندوستان اور افغانستان کے جاہل اور غیر تعلیم یافتہ لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ

مقابلہ کا اصل طریق

یہی ہے۔ مگر وہ کیوں ایسا نہیں کرتے؟ ابھی پچھلے دنوں اُن کے بعض نمائندے کراچی آئے۔ جن کے سامنے ہمارے بعض دوستوں نے یہی بات پیش کی۔ اور اُن سے کہا کہ کیا آپ اتنی موٹی بات بھی نہیں سمجھ سکتے۔ کہ آپ لوگ سیاسی لڑائی کر رہے ہیں۔ حالانکہ سیاسی لڑائی میں آپ کا پہلو کمزور ہے۔ کمیونزم کا اصل حملہ مذہب پر ہے۔ باقی سب درمیانی راستے ہیں جو انہوں نے اپنے لئے بنائے ہوئے ہیں۔ اور مذہب کے خلاف ان کا حملہ ویسا ہی عیسائیت پر ہے جیسے اسلام پر ہے یا جیسے ہندو مذہب پر ہے۔ یا جیسے بدھ ازم پر ہے یا جیسے دنیا کے اور مذاہب پر ہے۔ اور جب حالت یہ ہے۔ تو آپ تمام مذاہب والوں سے یہ اپیل کیوں نہیں کرتے کہ مسلمان بھی اور ہندو بھی اور بدھ بھی اور عیسائی بھی سب مل کر کمیونزم کا مقابلہ کریں۔

یو۔ این۔ او

کے ان نمائندوں نے جو امریکن تھے۔ اور لاہور آئے ہوئے تھے۔ ہماری جماعت کے دوستوں سے کہا۔ کہ ہم یہ خوب سمجھتے ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں۔ کہ کمیونزم سے مقابلہ کا سہل طریق یہی ہے۔ کہ تمام مذاہب کو متحد کیا جائے۔ مگر مصیبت یہ ہے۔ کہ اس طرح پوپ ناراض ہو جاتا ہے اور ہم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

یہ مثال میں نے اس لئے دی ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ عیسائیت کی خلافت اب محض ایک ڈھانچہ رہ گئی ہے۔ اور وہ اپنی پہلی طاقت کو بالکل کھو چکی ہے۔ پھر بھی عیسائیوں پر اس کا اتنا اثر ہے۔ کہ وہ پوپ کی ناراضگی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ اپنی ہلاکت دیکھ رہے ہیں وہ اپنی تباہی دیکھ رہے ہیں۔ وہ اپنی بربادی دیکھ رہے ہیں۔ مگر یہ جرأت نہیں کر سکتے کہ پوپ کی رضامندی کے خلاف کوئی قدم اُٹھائیں تو دیکھو

ایک جتھے کا نتیجہ

کتنا عظیم الشان ہوتا ہے۔ اور اُس میں کتنی بڑی طاقت پائی جاتی ہے۔ اسلام کا جتھہ تو ایک زندہ جتھہ ہے۔ اور اسلام جس نظام کو قائم کرتا ہے۔ اُس کی بڑی غرض یہ ہے۔ کہ روحانیت کو قائم کیا جائے۔ اخلاق کو درست کیا جائے۔ اور ذاتی منافع پر قومی منافع کو ترجیح دی جائے۔ وہ تعاونوا علی البر والتقوی کی تعلیم دیتا ہے۔ وہ اس لئے جتھہ بنانے کی تعلیم نہیں دیتا۔ کہ ذاتی فوائد حاصل کئے جائیں۔ بلکہ وہ اس لئے جتھہ بندی کی تعلیم دیتا ہے۔ تاکہ تمام انسان مل کر نیکی اور تقویٰ پر قائم رہیں۔ اور یہ نعمت اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں مسلمانوں کو احمدیت کے ذریعہ دی ہے۔ اور اُس نے پھر ایک خلافت کا سلسلہ قائم کیا ہے۔ جس کے ذریعہ وہ مسلمانوں کا ایک ایسا جتھہ بنانا چاہتا ہے۔ جو مل کر کفر کا مقابلہ کریں۔ یہ چیز بظاہر بہت حقیر نظر آتی ہے بظاہر بہت کمزور نظر آتی ہے اور دشمن یہ سمجھتا ہے۔ کہ ہم جب چاہیں احمدیت کو کچل سکتے ہیں۔ مگر

حقیقت یہ ہے

کہ دنیا کے پردہ پر جو ساٹھ کروڑ کے قریب مسلمان ہیں۔ ان کو وہ نعمت حاصل نہیں۔ جو ہماری چھوٹی سی جماعت کو حاصل ہے۔ اور وہ ان تمام فوائد سے محروم ہیں۔ جو اس چھوٹی سی جماعت کو خلافت کی وجہ سے حاصل ہو رہے ہیں۔ مثلاً تبلیغ کو ہی لے لو۔ یہی چیز ہے جسے ہم مخالف کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ دیکھو ہم ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ مگر تم نے کبھی غور کیا۔ کہ یہ تبلیغ کس طرح ہو رہی ہے! یہ تبلیغ محض خلافت کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ ایک مرکز ہے۔ جس کے ماتحت وہ تمام لوگ جن کے دلوں میں اسلام کا درد ہے۔ اکٹھے ہو گئے ہیں۔ اور اجتماعی طور پر اسلام کے غلبہ اور اُس کے احیاء کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ وہ بظاہر چند افراد نظر آتے ہیں۔ مگر

اجتماعی طور پر

اُن میں ایسی قوت پیدا ہو گئی ہے۔ کہ وہ بڑے بڑے اہم کام سر انجام دے سکتے ہیں جس طرح آسمان سے پانی قطروں کی صورت میں گرتا ہے

درخواست دعا

مکرم مولانا نذیر احمد علی صاحب مجاہد مغربی افریقہ، باہ حال کو معہ اہل و عیال بذریعہ جہاز عازم پاکستان ہو گئے ہیں چونکہ مکرم مولانا کی صحت کافی عرصے سے خراب چلی آتی ہے۔ اس لئے احباب ان کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مجاہد بھائی کو بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں لے آئے اور مرکز میں واپس آنا ان کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ آمین ثم آمین۔ وکیل التبشیر

تحریک جدید

پھر وہی قطرے دھاریں بن جاتے ہیں۔ اور وہی دھاریں ایک بہنے والے دریا کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ اسی طرح ہمیں زیادہ سے زیادہ طاقت اور شوکت حاصل ہوتی چلی جاتی ہے۔ ورنہ ہمارے احمدی جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ پاکستان اور ہندوستان میں اڑھائی تین لاکھ سے زیادہ نہیں۔ اور مسلمان ساری دنیا میں ساٹھ کروڑ ہیں۔ ساٹھ کروڑ اور اڑھائی تین لاکھ کی آپس میں کوئی بھی تو نسبت نہیں۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ ہم سے دو ہزار چار سو گنے زیادہ ہیں اور پھر یہ زیادتی تو تعداد افراد کے لحاظ سے ہے

مالی طاقت اور وسعت

کو دیکھا جائے۔ تو وہ ہم سے کئی گنا بڑھ کر ہیں۔ ہم ایک غریب جماعت ہیں۔ اور وہ اپنے ساتھ بادشاہتیں رکھتے ہیں۔ اس لحاظ سے تو درحقیقت وہ ہم سے دس گنا بڑھ کر ہیں۔ لیکن اگر کم سے کم ان کی طاقت کو ہم دوگنا بھی فرض کر لیں۔ تو اس کے معنے یہ بنتے ہیں۔ کہ غیر احمدیوں کی طاقت ہم سے پانچ ہزار گنا زیادہ ہے۔ یعنی ہماری جماعت اگر تبلیغی مشنوں پر پانچ لاکھ روپیہ خرچ کرتی ہے۔ تو مسلمانوں کو اڑھائی ارب روپیہ خرچ کرنا چاہیئے۔ گویا مسلمانوں کی ہمارے مقابلہ میں اگر محض دُگنی طاقت ہو۔ جو کسی صورت میں بھی درست نہیں۔ ان کا مال اور ان کی دولت یقیناً بہت زیادہ ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ پاکستان میں بھی بعض ایسے مسلمان تاجر موجود ہیں۔ جو اکیلے اکیلے ہماری جماعت کی تمام جائیداد خرید سکتے ہیں۔ پس دراصل تو ان کی مالی طاقت فرد فرد کی نسبت سے ہم سے کئی گنا زیادہ ہے۔ لیکن اگر دُگنی بھی فرض کی جائے۔ تب بھی اڑھائی ارب روپیہ سالانہ انہیں تبلیغ کے لئے خرچ کرنا چاہیئے۔ لیکن وہ اڑھائی لاکھ بھی خرچ نہیں کرتے۔

اس کی وجہ کیا ہے ؟

اسکی وجہ محض یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے تمہیں خلافت کی نعمت عطا کی ہے۔ جس سے وہ لوگ محروم ہیں۔ اس خلافت نے تھوڑے سے احمدیوں کو بھی جمع کر کے انہیں ایسی طاقت بخش دی ہے۔ جو منفردانہ طور پر کبھی حاصل نہیں ہو سکتی یوں تو ہر جماعت میں کمزور بھی ہوتے ہیں۔ اور ایسے طاقتور بھی ہوتے ہیں۔ جو اکیلے تمام بوجھ کو اٹھا لیں۔ مگر تمام افراد کو ایک رسی سے باندھ دینا محض مرکز کے ذریعہ ہوتا ہے۔ مرکز کا یہ فائدہ ہوتا ہے۔ کہ وہ کمزور کو گرنے نہیں دیتا۔ اور طاقتور کو اتنا آگے نہیں نکلنے دیتا۔ کہ دوسرے لوگ اس کے مقابلہ میں حقیر ہو جائیں۔ اگر مرکز نہیں ہوگا۔ تو کمزور گر جائے گا۔ اور اگر مرکز نہیں ہوگا۔ تو طاقتور اتنا آگے نکل جائے گا۔ کہ باقی لوگ سمجھیں گے۔ یہ آسمان پر ہے۔ اور ہم زمین پر ہیں۔ ہمارا اور اس کا آپس میں واسطہ ہی کیا ہے۔ لیکن نظام اسلامی میں آ کر وہ ایسے برابر ہو جاتے ہیں۔ کہ بعض مواقع پر امیر اور غریب میں کوئی فرق ہی نہیں رہتا۔ مثلاً

ہماری مجلسِ شوریٰ ہے

اس میں ہماری جماعت کا چوٹی سے چوٹی کا عالم بھی ہوتا ہے۔ بڑی سے بڑی دنیوی پوزیشن کا آدمی بھی ہوتا ہے۔ اور ایک غریب سے غریب آدمی بھی ہوتا ہے۔ جس کے بدن پر پورے کپڑے بھی نہیں ہوتے۔ اور ہم نے بسا اوقات دیکھا ہے۔ کہ بڑی بڑی علمیت رکھنے والے اور دنیوی لحاظ سے بڑی حیثیت رکھنے والے میدان ہار جاتے ہیں۔ اور ایک غریب آدمی معقول باتوں کی وجہ سے میدان جیت لیتا ہے۔ غرض جماعت کی باگیں چونکہ

ایک مرکز

کے ہاتھ میں ہیں۔ اس لئے کمزور کو کھینچ کر آگے کر دیا جاتا ہے۔ اور طاقتور کو کھینچ کر پیچھے کر دیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ اپنے باقی ساتھیوں کے ساتھ چلے اور طاقتور اور کمزور میں غیر معمولی تفاوت پیدا نہ ہو جائے۔ یوں بھی اسلام نے جماعتی حیثیت کے برقرار رکھنے اور مل کر کام کرنے کو اتنی اہمیت دی ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ نماز باجماعت کا دس گنے زیادہ ثواب ہوتا ہے۔ اب

سوال یہ ہے

کہ مسجد میں نماز پڑھنے سے کیوں زیادہ ثواب ملتا ہے۔ کیا مسجد کی اینٹوں کی وجہ سے ثواب ملتا ہے؟ مسجد کی اینٹوں کی وجہ سے ثواب نہیں ملتا۔ بلکہ اس لئے ملتا ہے کہ وہاں مومن اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور اجتماع قومی طاقت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ گویا مسجد بھی ایک خلیفہ ہے۔ جو مومنوں کو اکٹھا رکھتی ہے۔ پس جو مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے گیا۔ وہ درحقیقت ایک چھوٹے خلیفہ کے مظہر کے پاس گیا۔ اور اس کی نماز دس گنا زیادہ ثواب لے گئی۔ ان مساجد سے زیادہ خانہ کعبہ کی مسجد میں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔ اس طرح مدینہ منورہ کی مسجد نبویؐ لوگوں کو اکٹھا کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اور چونکہ خانہ کعبہ جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بنایا اور مسجد نبویؐ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نمازیں پڑھیں۔ تمام دنیا کے لوگوں کو جمع کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ اس لئے ان میں نماز پڑھنے کا ثواب دوسری مساجد کی نمازوں سے بھی زیادہ ہے ورنہ خانہ کعبہ کو کوئی سونے کی اینٹیں نہیں لگی ہوئیں۔ اور نہ

مدینۂ منورہ کی مسجد

میں ہیرے اور جواہرات لگے ہوئے ہیں۔ ان کی اینٹیں ویسی ہی ہیں۔ جیسے تمام مساجد کی ہوتی ہیں۔ پھر کیا چیز ہے۔ جس کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان مساجد میں نماز پڑھنا زیادہ ثواب کا موجب قرار دیا ہے۔ وہ چیز یہی ہے کہ یہ مساجد خدا اور رسولؐ کی محبت کی وجہ سے دنیا کے لوگوں کو اکٹھا کرتی ہیں۔ اور چونکہ یہ باعث ہیں لوگوں کو اکٹھا کرنے کا اور اکٹھا ہونا ایک برکت والی چیز ہے۔ اور اکٹھے مل کر کام کرنے سے بہت بڑے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اس لئے ان مساجد میں نماز پڑھنا بھی زیادہ ثواب کا موجب قرار دیدیا گیا۔ بہر حال اسلام کا باجماعت نمازوں کے لئے لوگوں کو مسجد میں جانے کی تلقین کرنا یا ایک امام کے پیچھے ان کو کھڑا ہونے اور اس کی اقتداء کرنے کی نصیحت کرنا یا مسجد نبویؐ اور خانۂ کعبہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کو بہت زیادہ قابل ثواب قرار دینا اس بات کی طرف

اشارہ کرتا ہے

کہ وہ مرکز جو قوم کو اکٹھا رکھتے ہیں۔ جو افراد کو ایک جتھہ کی صورت میں بدل دیتے ہیں۔ ان کے ساتھ اللہ تعالےٰ اپنی برکت کو وابستہ کر دیتا ہے۔ اگر وہ لوگوں کو اکٹھا کرنے کا کوئی ذریعہ نہ بنائے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اکٹھے نہ ہوں گے۔ اور جب وہ اکٹھے نہ ہونگے تو ان کی طاقت ٹوٹ جائے گی۔ اور وہ زندگی جو جتھہ کی وجہ سے کسی قوم کو حاصل ہو سکتی ہے۔ وہ ان کو حاصل نہیں ہوگی۔ پھر اگر مساجد کے پتھر اور چونہ اور اینٹوں کو محض اس وجہ سے کہ وہ لوگوں کو اکٹھا کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اتنی برکت دے دی ہے۔ کہ ان میں نماز پڑھنے کو اس نے کئی گنا زیادہ قابل ثواب قرار دیا ہے۔ تو ظاہر ہے کہ اگر کوئی

انسانی مرکز

ہوگا۔ تو وہ نہایت ہی برکت کا موجب ہوگا۔ یہ سیدھی بات ہے۔ کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ذریعہ جتنا آدمی اکٹھا ہوا ہے۔ اتنا آدمی خانہ کعبہ یا مدینہ منورہ کی مسجد کے ذریعہ اکٹھا نہیں ہوا۔ پھر مسجد محض لوگوں کو جمع کرتی ہے۔ اور انسان ان کو جمع کرنے کے بعد ان سے فائدہ بھی اٹھاتا ہے۔ اگر لوگوں کو صرف جمع کرنے والے مرکز اتنے بابرکت ہوتے ہیں۔ تو تم سمجھ لو۔ کہ وہ مرکز جو لوگوں کو جمع کر کے ان سے کام بھی لے وہ کتنا زیادہ بابرکت ہوگا۔ پس مجھے یہ دیکھ کر

خوشی ہوئی

کہ جماعت کے دوست یہاں جمعہ کے لئے کثرت کے ساتھ آنے شروع ہو گئے ہیں۔ پہلے لوگ آیا کرتے تھے۔ مگر ایک دو سال چونکہ میں بیمار رہا۔ اس لئے میں نے یہ اعلان کروا دیا تھا۔ کہ بیماری کی وجہ سے میں دوستوں سے زیادہ ملاقاتیں نہیں کر سکتا۔ اس وجہ سے میں نے دیکھا ہے۔ کہ پچھلے دو سالوں میں لوگ کم آتے رہے ہیں۔ غالباً انہوں نے اس کو ایک مستقل اعلان سمجھ لیا تھا۔ حالانکہ اگر اسکی ضرورت رہتی۔ تو دوبارہ اعلان کیا جا سکتا تھا۔ بہر حال میرا وہ اعلان صرف بیماری کے دنوں کے لئے تھا۔ اس لئے اب دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ میرے دورہ کے موقعہ پر یہاں کثرت کے ساتھ آیا کریں۔ یوں بھی ہماری جماعت کے

دوستوں کو چاہیئے

کہ وہ آپس میں مل کر مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات کیا کریں۔ اور دوسروں کی ضروریات کا خیال رکھا کریں۔ جب لوگ آپس میں ملتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے حالات دریافت کرتے ہیں۔ تو انہیں بسا اوقات اپنے کسی کمزور یا حاجتمند بھائی کی مدد کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں اپنے بھائی کی مدد کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔ مگر انہیں یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ کون مستحق ہے۔ اور وہ کس قسم کی مدد کا محتاج ہے۔ اس لئے وہ ثواب سے محروم رہتے ہیں۔ اگر وہ ایک دوسرے سے ملیں۔ تو انہیں معلوم ہوتا رہے۔ کہ فلاں شخص مشکلات میں ہے۔ فلاں بیمار ہے۔ فلاں حاجتمند ہے۔ اور ہمیں اس کی مدد کرنی چاہیئے۔ اس علم کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کئی لوگوں کے دلوں میں

نیکی کا جذبہ

پیدا کر دیتا ہے۔ اور وہ دوسروں کی تکلیف کو دور کرنے کا موجب بن جاتے ہیں۔ دنیا میں تمام نیک کام کوئی ایک شخص سرانجام نہیں دیا کرتا۔ کسی کے دل میں خدا تعالےٰ کوئی بات ڈال دیتا ہے۔ اور کسی کے دل میں کوئی۔ میں نے ہمیشہ دیکھا ہے۔ کہ جب

چندوں کی تحریک

ہوتی ہے۔ تو کسی چندہ میں کوئی آگے نکل جاتا ہے۔ اور کسی میں کوئی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ کسی کے دل میں حصہ لینے کی تحریک پیدا کر دیتا ہے۔ اور کسی وقت کسی کے دل میں۔ اگر آپس میں لوگ ملتے رہیں۔ اور ایک دوسرے کے حالات سے انہیں واقفیت ہوتی رہے۔ اور مساکین اور یتامیٰ اور غرباء کے حالات انہیں معلوم ہوتے رہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کبھی کسی کو ان کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی توفیق بخش دے گا اور کبھی کسی کو۔

میں سمجھتا ہوں

کہ اگر یہ واقعات جمع کئے جائیں کہ سلسلہ پر کون کونسے نازک مواقع آئے اور ان نازک موقعوں پر کس کس شخص کو نمایاں طور پر خدمت سرانجام دینے اور نیکی میں حصہ لینے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تو یہ ایک نہایت دلچسپ کتاب بن سکتی ہے اور لوگوں کو معلوم ہو سکتا ہے کہ سینکڑوں ایسے لوگ بعض مواقع پر نمایاں کام کر گئے۔ جب کہ دوسرے موقعوں پر وہ بہت پیچھے رہے تھے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ چونکہ خدا تعالےٰ اپنے تمام بندوں کو ثواب میں شریک کرنا چاہتا ہے۔ اسلئے کبھی کسی کو توفیق مل جاتی ہے اور کبھی کسی کو پس اگر جماعت کے دوست آپس میں ملتے رہیں تو انہیں ثواب کے مواقع بھی مل سکتے ہیں اور ایک دوسرے کی

ہمدردی اور مواسات

کا راستہ بھی ان کے لئے کھل سکتا ہے اور پھر تبادلۂ خیالات کے نتیجہ میں ان کا علم بھی بڑھ سکتا ہے اور تبلیغ کی مشکلات کا بھی انہیں احساس ہو سکتا ہے۔ مثلاً یہی بات دیکھ لو یہ سندھ کا صوبہ ہے جس میں اسوقت ہم لوگ موجود ہیں اور آپ لوگ مختلف مقامات سے یہاں آکر جمع ہوئے ہیں۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو یہاں صرف

ایک فی صدی سندھی
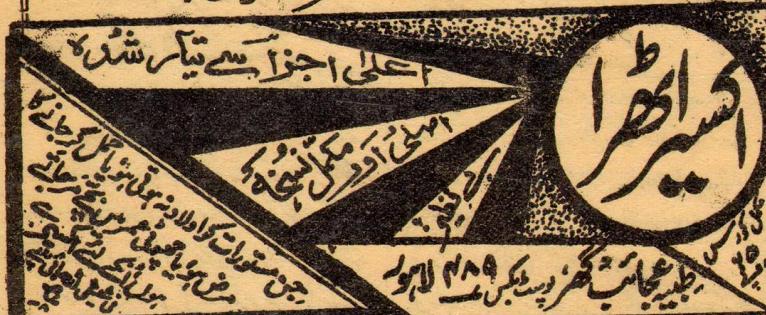
نکلیں گے۔ باقی سب لوگ وہ ہیں جو پنجاب سے آکر آباد ہوئے ہیں۔ اب یہ ہے تو سندھ اور اس لحاظ سے آنے والوں کی زیادہ تعداد سندھیوں کی ہی ہونی چاہیئے۔ مگر جمع ہیں پنجابی۔ یہ بات بتاتی ہے کہ یہاں کی جماعتوں نے کبھی اپنے حالات پر غور نہیں کیا زندہ قومیں وہ ہوتی ہیں جو ہر بات پر غور کیا کرتی ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے یہ کافر کی علامت بیان فرمائی ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کے نشانات پر سے گذر جاتا ہے اور ان پر کبھی غور نہیں کرتا۔ مومن وہ ہوتا ہے جو ہر بات کو دیکھتا اور پھر سوچتا ہے کہ ایسا کیوں ہے۔ مثلاً وہ کسی کو بڑی سی پگڑی باندھے دیکھتا ہے یا کسی خاص طرز پر اسے پگڑی باندھے دیکھتا ہے تو وہ غور کرتا ہے۔ کہ اس نے اتنی بڑی پگڑی کیوں باندھی ہوئی ہے یا فلاں طرز پر اس نے پگڑی کیوں باندھ رکھی ہے اور اس سے وہ کئی قسم کے نتائج اخذ کرتا ہے۔ اگر

غور کرنے کی عادت

ڈالی جائے تو بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی چیزوں سے بڑے بڑے اہم نتائج پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً کسی ملک میں تم جاؤ اور دیکھو کہ لوگوں نے بڑی بڑی پگڑیاں باندھی ہوئی ہیں اور تم سوچو کہ یہ لوگ اتنی بڑی پگڑیاں کیوں باندھتے ہیں۔ تو تمہیں معلوم ہوگا کہ وہاں روئی زیادہ ہے اور کپڑا زیادہ تیار ہوتا ہے۔ گویا غور کرنے کے نتیجہ میں ایک نکتہ تمہیں حاصل ہو جائیگا

اسی طرح تم ایک اور علاقہ میں جاتے ہو اور دیکھتے ہو کہ لوگوں نے چھوٹی چھوٹی دو دو گز کی پگڑیاں باندھی ہوئی ہیں اور تم سوچو کہ ان کی اتنی چھوٹی پگڑیاں کیوں ہیں تو تمہیں معلوم ہوگا کہ وہ خانہ بدوش لوگ ہیں کھیتی باڑی نہیں کرتے نہ کپڑا بنتے ہیں اور چونکہ ان کے ملک میں نہ کپاس پیدا ہوتی ہے نہ انہیں زیادہ کپڑا میسر آتا ہے۔ اسلئے انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ ہم دو دو گز کی پگڑیاں باندھیںگے تاکہ کپڑا بھی زیادہ خرچ نہ ہو اور ہمارا کام بھی چل جائے۔ یہ میں نے ایک

معمولی سی مثال دی ہے

اس پر قیاس کر کے تم سمجھ سکتے ہو کہ سوچنا اور غور کرنا کتنی اہم چیز ہے۔ پشاور کی طرف چلے جاؤ۔ تو وہاں پگڑیوں سے بھی زیادہ کلاہ کا رواج ہے اگر تم اس پر غور کرو کہ وہاں کلاہ کا رواج کیوں زیادہ ہے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ اس علاقہ میں بارشیں زیادہ ہوتی ہیں اور گرد و غبار کم اڑتا ہے اور سردی سخت پڑتی ہے اگر کلاہ پر پگڑی باندھی ہوئی ہو۔ تو دس دس پندرہ پندرہ دن تک پگڑی چلی جاتی ہے اور اسے بار بار باندھنا نہیں پڑتا اور کلاہ سر کو سردی سے بچاتا ہے۔ لیکن اگر کلاہ نہ ہو۔ اور علاقہ بارش والا ہو۔ تو پگڑی جلد خراب ہو جائے گی۔ اور اسے بار بار باندھنا پڑے گا۔ اور سر کو سردی لگے گی۔ غرض سوچنے اور غور کرنے سے انسان نئی نئی چیزیں نکال لیتا ہے۔ لیکن اگر سوچنے کی عادت ترک کر دی جائے۔ تو کئی اہم نتائج سے انسان محروم ہو جاتا ہے مثلاً

یہی بات دیکھو لو

کہ علاقہ سندھ کا ہے اور اکٹھے پنجابی ہوئے ہیں۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ ہم نے اس صوبہ میں قطعاً کوئی تبلیغ نہیں کی۔ پنجابی احمدیوں کی زیادتی سے یہ ملک فتح نہیں ہو سکتا۔ یہ ملک اسی وقت فتح ہو سکتا ہے۔ جب سندھیوں کی اکثریت احمدیت میں شامل ہوگی۔ اگر ہم سندھیوں کو اپنے اندر شامل نہیں کرتے اور پنجابی اس صوبہ میں پندرہ یا بیس فی صدی بھی آ جاتے ہیں۔ تب بھی ہماری فتح نہیں کہلا سکتی ہماری فتح تبھی کہلائے گی۔ جب اسّی فی صدی سندھیوں میں سے ایک غالب اکثریت کو ہم اپنے ساتھ شامل کر لیں گے۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو یہ یقینی بات ہے کہ جن لوگوں کا یہ ملک ہے انہی کی بات یہاں چلیگی اگر کچھ عرصہ کے لئے پنجابیوں کو غلبہ بھی ملے۔ تو وہ عارضی غلبہ ہوگا۔ جیسے انگریز آیا اور اس نے ہندوستان پر حکومت کی مگر اب وہ کہیں نظر نہیں آتا۔ جس طرح تم پہلے انگریز کو دیکھ کر ڈرا کرتے تھے اسی طرح اب وہ تمہیں دیکھ کر ڈرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ حکومت تمہاری ہے۔ بلکہ ابھی تو کچھ نہ کچھ

انگریزوں کا لحاظ

کیا جاتا ہے۔ کیونکہ لوگوں کو یہ خیال آ جاتا ہے کہ یہ انگریز ہمارے حاکم رہ چکے ہیں۔ ہمیں ان کا خیال رکھنا چاہیئے۔ جب نئی نسل پیدا ہو گی۔ اور وہ لوگ جو انگریز کو حکمران دیکھ چکے ہیں۔ فوت ہو جائیں گے۔ تو انگریز کی حیثیت ایسی گر جائے گی کہ جس طرح شروع زمانہ میں انگریز ایک ہندوستانی کو ٹھڈّے مارتا تھا اور وہ خاموش ہو جاتا تھا۔ اسی طرح ایک پاکستانی انگریز کو ٹھڈّے مار یگا اور وہ آگے سے یہی کہے گا کہ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے مجھے معاف کیا جائے۔ کیونکہ حکومت تمہاری ہے۔ اور اس کی حیثیت ایک غیر ملکی کی ہے۔ اسی طرح تم کتنے بھی بڑھ جاؤ۔ پنجابی بہرحال پنجابی ہیں وہ سندھی نہیں کہلا سکتے اور یہ ملک سندھ کا ہے اسوجہ سے حکومت کا حق بھی سندھ کے لوگوں کو ہی ہے۔ اگر پنجابی یہاں مربعے زیادہ خرید لیں یا تجارتوں پر قبضہ کر لیں یا مال و دولت میں ترقی کر جائیں تب بھی ان کا رتبہ محض عارضی ہوگا۔ اور جب بھی سندھی زور میں آئیں گے انہیں باہر نکال دینگے پس جب تک تم سندھیوں میں احمدیت کی تبلیغ نہیں کرتے یا جب تک تم ان کے ساتھ اس طرح مل جل نہیں جاتے کہ تمہارا تمدن بھی سندھی ہو جائے تمہارے کپڑے بھی سندھیوں جیسے ہو جائیں تمہاری زبانیں بھی سندھی ہو جائیں۔ اس وقت تک تمہاری حیثیت محض ایک غیر ملکی کی رہے گی۔ یہ کتنی واضح چیز ہے جو نظر آ رہی ہے مگر

سوال یہ ہے

کہ کتنے آدمی ہیں جنہوں نے اس حقیقت پر کبھی غور کیا ہے۔ اس وقت بیرونی جماعتوں میں سے سو ڈیڑھ سو آدمی یہاں آیا ہوا ہے اور ہم خوش ہیں کہ جماعت میں زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں کہ ایک جنگل میں اتنے آدمی اکٹھے ہو گئے ہیں۔ لیکن اگر ہم غور سے کام لیں تو یہ زندگی کے کیا آثار ہیں کہ جس ملک میں ہم بیٹھے ہیں اس ملک کے باشندے ہمارے اندر موجود نہیں۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے ہم انگلستان میں ایک بہت بڑا جلسہ کریں اور اس میں پاکستان کے پاکستانی افریقہ کے حبشی انڈونیشیا کے انڈونیشین، سیلون کے سیلونی۔ برما کے برمی۔ افغانستان کے افغان اور عرب ممالک کے عرب سب موجود ہوں۔ لیکن انگلستان کا کوئی آدمی نہ ہو اور ہم بڑے خوش ہوں کہ ہمارا جلسہ نہایت کامیاب ہوا ہے۔ سوال یہ ہے کہ وہ جلسہ کیا کامیاب رہا۔ جس میں اور ممالک کے لوگ تو موجود تھے اور انگلستان کا کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اس طرح تو ہم نے اپنے روپیہ کو ضائع ہی کیا۔ کیونکہ جس ملک کے لوگوں پر ہم اپنا اثر پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اس ملک کا کوئی فرد اس میں موجود نہیں تھا۔ اسی طرح ہم جب سندھ میں آتے ہیں تو سندھ کے لوگوں کی خاطر آتے ہیں اور

ہمارا فرض ہے

کہ ہم سندھیوں میں اپنی تبلیغ کے حلقہ کو وسیع کریں اور ان کو اپنے اندر زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل کریں۔ غرض اگر غور سے کام لیا جائے اور سوچنے کی عادت ڈالی جائے۔ تو یہ چیز ہمارے سامنے آ جاتی ہے۔ اور ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت اس صوبہ میں رہتے ہوئے ہم نے اپنی ذمہ داری کو سمجھا ہی نہیں۔

حقیقت یہ ہے

کہ اس ملک کے رہنے والوں کا حق پنجابیوں سے زیادہ ہے اور ہمارے لئے خوشی کا دن دراصل وہ ہوگا۔ جب ہمارے جلسہ میں اگر پانچ سو آدمی ہوں تو ان میں سے چار سو سندھی ہوں اور ایک سو پنجابی ہو۔ اگر ہم ایسا تغیر پیدا کر لیں تب بے شک یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہم نے اپنے فرض کو ادا کر دیا۔ اسکے بعد ہم اس خیال سے مطمئن ہو سکتے ہیں کہ خواہ اب ملک میں یہ رو چل پڑے کہ پنجابیوں کو نکال دیا جائے۔ تب بھی احمدیت اس ملک سے نہیں نکل سکتی۔ کیونکہ اس ملک کے باشندوں میں ہم احمدیت کا بیج بو چکے ہیں۔ مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے ان باتوں کی طرف تبھی توجہ پیدا ہو سکتی ہے۔ جب جماعت کے دوست اکٹھے ہوں۔ اور وہ تمام حالات پر غور کرنے کی عادت ڈالیں۔ کیونکہ آپس میں بار بار ملنے سے یہ باتیں سوجھتی ہیں۔ اگر ملنے کے مواقع نہ نکالے جائیں اور ایک دوسرے کے حالات سے واقفیت پیدا نہ کی جائے۔ تو جماعت ترقی نہیں کر سکتی۔ غرض ایک دوسرے سے ملنے اور مرکزی مقامات میں جمع ہونے کے بہت بڑے فوائد ہوتے ہیں۔ جن کو آسانی کے ساتھ نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

درخواست ہائے دعا

بندہ کی والدہ محترمہ ایک عرصہ سے علیل ہیں اور بہت کمزور ہو چکی ہیں۔ بزرگان جماعت سے درخواست کرتی ہیں کہ صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں نیز خاکسار ایک مقدمہ میں مبتلا ہے سب احباب سے دردمندانہ التجا ہے کہ خاکسار کے لئے خاص توجہ اور درد سے دعا فرماویں۔ (چوہدری) جمال الدین احمد قادیانی کوچہ احمدیہ سیٹھوں کی)

۲۔ میری اہلیہ محترمہ ایک عرصہ سے علیل ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔

(سید عبدالسلام بشیر آباد۔ سندھ)

۳۔ میری اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں (سردار محمد لاہور)

پاکستان کی مستحکم مالی حالت

پاکستان کے چوتھے بجٹ کی نمایاں خصوصیات

(۲)

۴۔ جیسا کہ آپ کو علم ہے صنعتیں کل سرمایہ کے ۵ فی صدی حصہ تک انکم ٹیکس سے مستثنےٰ ہیں یہ رعائیت پانچ سال کے لئے دی گئی تھی۔ اب اس رعائیت کو مزید تین سال کے لئے بڑھانے کی تجویز کی گئی ہے۔ لیکن ہر نئی صنعت کو مجموعی طور پر ۸ سال کے لئے رعائیت دی جائے گی۔

۵۔ نئی صنعتوں میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لئے صنعت سے متعلق مشترکہ سرمایہ کی کمپنیوں میں روپیہ لگانے والوں کو ٹیکس میں رعائیت دینے کی تجویز ہے۔ آئندہ دو سال ایسی کمپنیوں کے سرمایہ کے حصہ میں جسے مرکزی حکومت نے منظور کر لیا ہو۔ جو روپیہ لگایا جائے گا۔ اسکا ایک چوتھائی حصہ انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس سے مستثنےٰ ہوگا۔ لیکن آپ کو اپنی مجموعی آمدنی پر واجب الادا ٹیکس کا ½ حصہ ادا کرنا ہوگا۔

۶۔ عمارتوں کی تعمیر کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے ایسی عمارتوں کی آمدنی پر جن کی تعمیر یکم اپریل ۱۹۵۱ء اور ۳۱ مارچ ۱۹۵۳ء کے درمیان شروع اور ختم ہوئی ہو۔ ان کی تکمیل کے دو سال تک ٹیکس عائد نہ کیا جائے گا۔

۷۔ صنعتوں کی امداد کرنے کے لئے متعدد صورتوں میں کسٹم کے محاصل کم یا ختم کئے جا رہے ہیں۔ کوئلہ اور کوک۔ ڈال اور تارکول۔ پنسل کے سرے۔ لوہے کے مستطیل ٹکڑوں۔ لوہے کی مرکب دھاتوں کروم کے مرکبات اور سیاہ کاربن پر ٹیکس بالکل ختم کر دیا جائیگا متعدد اشیاء جن میں مصنوعی ریشم کا دھاگہ المونیم کی سلاخیں اور بلاک۔ سیسہ۔ جست۔ آئرن۔ آکسائڈ اور دیگر متعدد اشیاء شامل ہیں ٹیکس کم کیا جائے گا۔ مغربی پاکستان میں اندرونی ملک کے آبی ذرائع نقل و حمل کی ترقی کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے اسٹیمر لانچ کشتیوں اور چھوٹی کشتیوں پر درآمدی محصول ختم کر دیا جائیگا۔ سالوں مٹی کے تیل اور مفردات اور ادویہ کے محاصل میں کمی کر کے عوام کو امداد دی گئی ہے۔

بجٹ کا مصرف

یہ مراعات دینے کے بعد سال رواں میں تقریباً ۲۹ کروڑ روپے اور آئندہ سال تقریباً ۱۹½ کروڑ روپے کی بچت ہوگی۔ اس بچت کو حسب ذیل طریقہ پر صرف کیا جائیگا

۱۔ اس سال ۷ کروڑ روپے اور آئندہ سال ۳ کروڑ روپے سے عمرانی ترقی کی اسکیموں کے لئے ایک فنڈ قائم کیا جائیگا جس میں تعلیم اور صحت عامہ شامل ہیں۔

۲۔ اس سال ۵ کروڑ روپیہ اور آئندہ سال ½ ۲ کروڑ روپے سے ہوائی جہازوں ٹینکوں اور بندوقوں کے کارخانے کے لئے ایک اور فنڈ قائم کیا جائے گا۔

(۳) اقتصادی ترقی کی اسکیموں کے لئے جن میں صنعت و زراعت وغیرہ کی اسکیمیں بھی شامل ہیں۔ ½ ۱۶ کروڑ روپے کے سرمایہ سے ایک اور فنڈ قائم کیا جائے گا۔ جس کے لئے ۱۳ کروڑ روپیہ اس سال کی بچت سے اور ½ ۳ کروڑ روپیہ آئندہ سال کی بچت سے حاصل ہوگا۔

سمندر پار کے خریداران الفضل

کی خدمت میں گذارش ہے کہ مہربانی فرما کر اپنے ذمہ کا بقایا کم از کم ایک سال کیلئے قیمت اخبار مبلغ تیس ۳۰ روپیہ (پاکستانی) سالانہ کے حساب سے اپنی پہلی فرصت میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

بعض احباب نے اس پر توجہ فرمائی ہے لیکن بعض کو اس پر توجہ فرمانے کا موقعہ نہیں مل سکا۔ اب اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ تاکہ اخبار ارسال خدمت ہو سکے۔ (مینیجر)

اطلاع

۱۔ اب چونکہ سرمایہ کا انتظام ہو گیا ہے۔ اور سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ کو باقاعدہ چلانے کے لئے ضروری مشورہ جات کی ضرورت ہے۔ اس لئے مورخہ ۴/۱۵ ۵۱ بروز اتوار بوقت ۱۱ بجے بورڈ آف ڈائرکٹرز کا اجلاس دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ سی بلاک ماڈل ٹاؤن میں ہونا قرار دیا گیا ہے۔

۲۔ حصہ داران کمپنی کا اجلاس عام مورخہ ۴/۲۵ ۵۱ بروز بدھ بوقت ½ ۲ بجے بمقام رتن باغ لاہور منعقد ہوگا۔ جس میں مندرجہ ذیل امور پیش کئے جائیں گے۔

(۱) روئیداد اجلاس عام گذشتہ منعقدہ ۱۲/۵ ۲۸

(۲) رپورٹ ڈائرکٹران بمع بیلنس شیٹ سال مختتمہ ۳/۵۱ ۳۱

(۳) قرضہ حاصل کرنے کی منظوری (۴) نئے ڈائرکٹر صاحبان کی منظوری

(۵) تقرر آڈیٹر برائے آئندہ سال

بحکم بورڈ آف ڈائرکٹرز — لاہور ۳/۵۱ ۲۸

(میاں) اکبر علی جنرل مینجر

پنجاب کے انتخابات نے ثابت کر دیا - کہ عوام مسلم لیگ کیساتھ ہیں

پشاور ۲۷ مارچ مسلم لیگ نے پنجاب کے انتخابات میں جو کامیابی حاصل کی ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم سرحد خان عبدالقیوم خان نے فرمایا کہ اس شاندار کامیابی نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان کے مسلمان متحد ہیں۔ اس سے یہ بات بھی پکی ہو گئی ہے کہ عوام کو مسلم لیگ اور مرکزی اور صوبائی حکومتوں پر کامل اعتماد ہے۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ بہت جلد پنجاب میں ایک مستحکم وزارت قائم ہو جائے گی۔ جو نہایت ذمہ داری سے عوام کی توقعات کے مطابق کام شروع کر دے گی۔ اور مسلم لیگ نے عوام کے سامنے جو پروگرام رکھا تھا۔ اسے جامہ عمل پہنانا شروع کر دے گی۔ تاکہ عوام کی خواہشات کے مطابق حکومت کی جائے۔ آپ نے آج تحصیل لکی میں سرکاری سکول کی عمارت کا افتتاح کیا۔ اور تقریر کی آپ نے فرمایا۔ مسلم لیگ کی کامیابی درحقیقت عوام کی کامیابی ہے

ریلوے کے تیسرے درجے میں پنکھے لگائے جائینگے

کراچی ۲۷ مارچ۔ وزیر مہاجرین ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے آج پاک پارلیمنٹ میں سوالات کے وقت بتایا۔ کہ دہلی کے معاہدے کے بعد ۲۰ لاکھ ۷۷ ہزار ۵ سو ۴۴ ہندو مہاجر مشرقی بنگال واپس آ چکے ہیں۔ اور مشرقی بنگال کی حکومت ان پر پانچ لاکھ ساٹھ ہزار ۸ سو ۰۹ روپے صرف کر چکی ہے اس اثنا میں مشرقی بنگال سے ۱۳ لاکھ (۱۳۰۰۰۰۰) ۵ ہزار ۴ سو ۶۵ مسلمان ہندوستان گئے

ایک سوال کے جواب میں وزیر مہاجرین نے بتایا۔ کہ اس سال کے آخر تک تیسرے درجہ کی ۲۲ ریل گاڑیوں میں بجلی کے پنکھے لگا دیئے جائیں گے تیسرے درجہ کی بہت سی ریل گاڑیوں کی حالت بہتر بنا دی گئی ہے ۱۹۵۲ میں نئی گاڑیاں بھی آ جائیں گی آپ نے فرمایا کہ ۷ لاکھ ۲۰ ہزار روپیہ تیسرے درجوں کی حالت بہتر بنانے پر صرف کیا گیا ہے

ایران کے تیل کے علاقوں میں مارشل لاء

طہران ۲۷ مارچ۔ آج جنوبی ایران کے سات مقامات میں جہاں تیل برآمد ہوتا ہے۔ اور جن میں آبادان کا مشہور روغنی مرکز بھی شامل ہے۔ مارشل لاء نافذ کر دیا گیا۔ یہ فیصلہ حکومت نے اسلئے کیا ہے کیونکہ اینگلو ایرانی آئل کمپنی کے ملازم اور زیر تربیت افراد نے جو ہڑتال کی تھی۔ وہ پھیلتی جارہی ہے۔ آج وزارت کا ایک اہم اجلاس منعقد ہو جس میں خلیج فارس کی بندرگاہ اڈند کے تیل کے کارخانوں کے ملازموں کے سوال پر غور کیا گیا تیل کے ان کمپنیوں کے ایک ترجمان نے بتایا کہ کارخانے میں کام کرنے والوں کو خاص الاؤنس اسلئے دیا جاتا تھا۔ کیونکہ انہیں کسی قسم کی خاص سہولت میسر نہ تھی۔ اب جب کہ یہاں کے حالات اچھے ہو گئے ہیں یہ الاؤنس کم کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملازموں نے ہڑتال کر دی ہے۔

منظفر آباد ۲۷ مارچ۔ آج معلوم ہوا ہے کہ جمعہ کے روز سے پشاور میں جو پاکستانی صنعتی نمائش شروع ہونے والی ہے۔ اسمیں کشمیری کاریگری کے نایاب نمونے بھی پیش کئے جائیں گے۔ اسٹار

انڈونیشیا مراقش کے معاملہ پر پاکستان کی حمایت کرے گا

کراچی ۲۷ مارچ۔ ڈاکٹر محمد دوم سابق وزیر خارجہ انڈونیشیا نے ایک بیان میں بتایا کہ مراقش کے سوال کو حل کرنے کے لئے پاکستان جو مساعی اقوام متحدہ میں کرے گا۔ انڈونیشیا کی حکومت اس میں اس کا پورا پورا ساتھ دیگی ڈاکٹر دوم نے فرمایا کہ آزادی کا حق ہر قوم کا حق ہے اور انڈونیشیا کی حکومت کا یہ خیال ہے کہ وہ ہر اس ملک کی حمایت کرے گی۔ جو آزادی کے لئے جدوسعی کر رہا ہو۔

آپ نے فرمایا کہ حال ہی میں مراقش میں جو واقعات ہوئے ہیں۔ ان سے اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ فرانسی حکام مراقش کے عوام پر ظلم و ستم کر رہے ہیں۔ اور یہ بات بھی پکی ہو گئی ہے کہ مراقش کے عوام کی خواہشات کا حکومت فرانس نے احترام نہیں کیا۔ انڈونیشیا کے عوام جنہوں نے حال ہی میں آزادی حاصل کی ہے۔ وہ مراقش کے عوام کے جذبہ آزادی سے کسی لحاظ سے بھی بے تعلق نہیں رہ سکتے

مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا اجلاس ۳ اپریل کو ہوگا

لاہور ۲۷ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا ایک اجلاس ۳ اپریل کو پانچ بجے شام اسمبلی چیمبر میں منعقد ہو گا۔ جس میں لیڈر کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔ اس اجلاس کی صدارت مسٹر لیاقت علیخان صدر آل پاکستان مسلم لیگ کریں گے۔

نوائے وقت سے سنسر شپ اٹھا لیا گیا

لاہور ۲۷ مارچ۔ آج حکومت پنجاب نے نوائے وقت سے سنسر شپ اٹھا لیا ہے۔

✻ منصوبہ پر غور کر رہا ہے۔

اس منصوبہ کے تحت اہم بیانات پر یہ فارم قائم کئے جائیں گے۔ جہاں مختلف موسمی حالات میں اور مختلف قسم کی زمین پر بیجوں کے اثرات کی سائنسی تحقیقات کی جائے گی۔ (اسٹار)

۳۱ مارچ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سابقہ سالوں کے معمول کے مطابق اس سال بھی انشاء اللہ تعالےٰ تحریک جدید کا وعدہ ادا کرنے والے دوستوں کی پہلی فہرست ۳۱ مارچ کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعائے خاص کے لئے پیش کی جائے گی۔

۳۱ مارچ کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ:۔

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدے کریں وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش بھی کریں تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ ۳۱ مارچ تک اپنے وعدے ادا کر دیں"

"...... آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے"

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں آج ہی اپنا وعدہ سیکرٹری صاحب مال کو ادا فرما کر وکیل المال کو ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعہ اطلاع کر دیں۔ تاکہ آپ کا نام حضور کی خدمت میں پیش ہونے والی فہرست میں شامل کر لیا جائے۔ (وکیل المال ثانی تحریک جدید)

آزاد کشمیر میں غذا کی بہم رسانی

منظفر آباد ۲۷ مارچ۔ یہاں موصول شدہ اطلاعات کے مطابق کشمیر کے اونچے پہاڑ اور نشیبی وادیوں کے دشوار گزار راستوں کے باوجود آزاد کشمیر کے سارے علاقہ میں ضروری سامان اور غلہ کی بہم رسانی میں کوئی خلل نہیں پڑا۔

نہایت ہی دشوار حالات کے باوجود شمالی علاقہ کے برف پوش مقامات سے لے کر خط متارکہ جنگ کے آس پاس کی چھوٹی بستیوں تک خچروں کے ذریعہ غلہ برابر پہنچایا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

آزاد کشمیر میں تجرباتی فارم

منظفر آباد ۲۷ مارچ۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ حکومت آزاد کشمیر کا محکمہ زراعت، زراعت اور پھلوں کی صنعت کی ترقی کے لئے سارے علاقہ میں تجرباتی فارم (F[illegible]) قائم کرنے کے ✻

صرف کام پر دوسری مدات کی نسبت زیادہ رقم خرچ کی جائے۔ اس موقع پر مکرم جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے واضح کیا کہ نشر و اشاعت کے سلسلے میں کیا کیا قدم اٹھائے گئے ہیں ـــــ بجٹ پر عام بحث کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین نے مزید کارروائی دوسرے روز ۲۵ مارچ کی صبح تک ملتوی فرما دی اور یہ اجلاس رات ساڑھے سات بجے کے قریب اختتام پذیر ہوا۔

(بقیہ صفحہ ۲ کارروائی مجلس مشاورت)

احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں۔ جب تک کہ تمام وعدہ کرنے والوں سے ان کا وعدہ پورا نہ کروا لیں۔ دوران تقریر میں حضور نے تحریک جدید کے کارکنوں کو قرضہ ادا کرنے اور ریزرو فنڈ قائم کرنے کی طرف بھی خاص طور پر توجہ دلائی۔

صدر انجمن کے بجٹ پر بحث کا آغاز

تحریک جدید کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ پر غور و خوض شروع ہوا۔ حضور کی اجازت سے میاں غلام محمد صاحب اختر۔ عبداللہ اختر صاحب۔ مولوی عبدالحفیظ صاحب (مشرقی پاکستان) اور مرزا احمد بیگ صاحب نے بحث میں حصہ لیا۔ غلام محمد صاحب اختر نمائندہ لجنہ اماء اللہ نے مطالبہ کیا کہ جامعہ نصرت اور نصرت ہوسٹل کے اخراجات میں ۳۲۸۲/- روپے کا اضافہ کیا جائے۔ مولوی عبدالحفیظ صاحب نے مشرقی پاکستان میں تبلیغ کے نظام کو وسیع کرنے کی اہمیت واضح کرنے کے بعد جماعت کی مالی مشکلات کا ذکر کیا اور مطالبہ کیا کہ بجٹ میں وہاں کی جماعت کے لئے امدادی رقم منظور کی جائے۔ تاکہ مشرقی پاکستان میں تبلیغی سرگرمیوں کو خاطر خواہ طریق پر جاری رکھا جا سکے۔ مرزا احمد بیگ صاحب نے تالیف و تصنیف اور نشر و اشاعت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے زور دیا کہ اس اہم